صادق آباد
چودھری بشارت علی

دین دشمنوں کو شکست دینے کیلئے بنیاد پرست مؤمن بن جایئے

صادق آباد میں مدرسہ و مسجد ختم نبوت کی افتتاحی تقریب سے سید عطاء المؤمن بخاری کا خطاب

مجلس احرارِ اسلام کے اکابر ایک عرصہ سے اس بات پر شدّت سے زور دے رہے ہیں کہ جہاں جہاں جماعت کی شاخیں قائم ہیں وہاں جماعت کے اپنے مراکز قائم کئے جائیں۔ اس کے دور رس نتائج حاصل ہوں گے اوّلاً اپنے موقف کے اظہار کے لئے اپنے مرکز سے بہتر کوئی جگہ نہیں ہوسکتی۔ جہاں آپ برملا دعوت و تبلیغ کا اہتمام کرسکیں گے۔ اور غیروں کی احتیاج بھی باقی نہیں رہے گی۔ ثانیاً جماعت کی سرگرمیوں میں وسعت اور تنظیم پیدا ہوگی اور یکسوئی کے ساتھ تحریکی عمل کو تیز تر کرنے کا موقع میسّر آئے گا۔

الحمد للہ! اسوقت آٹھ دینی مدارس و مراکز ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ کی سرپرستی اور جماعت کے شعبۂ تبلیغ تحریک تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ملک کے مختلف حصّوں میں سرگرم عمل ہیں۔ علاوہ ازیں برطانیہ کے مختلف شہروں میں محاسبۂ مرزائیت کے سلسلہ میں "احرار ختم نبوت مشن" سرگرم عمل ہے۔

یہ امر خوش آئند ہے کہ صادق آباد کے احرار کارکنوں نے بھی اس طرف بھرپور توجّہ مرکوز کردی ہے۔ اور "مسجد و مدرسہ ختم نبوت" کے نام سے جماعت کا نیا مرکز قائم کردیا ہے۔

۲۲ مئی کو مسجد و مدرسہ کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ مجلس احرارِ اسلام کے مرکزی نائب صدر ابن امیر شریعت سید عطاء المؤمن بخاری اس تقریب کے خاص مہمان تھے۔

حافظ علی احمد نے تلاوتِ کلام مجید سے تقریب کا آغاز کیا، محمد جمیل صاحب نے بارگاہِ ختم المرسلین (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہدیۂ نعت پیش کیا۔ جامع مسجد ختم نبوت کے خطیب مولانا قاری عبیدالرشید احرار کی مختصر تعارفی تقریر کے بعد حضرت شاہ جی مدظلہٗ نے درس قرآنِ کریم ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا جب سے مسلمانوں نے قرآن کریم کو اپنی عملی زندگی سے خارج کیا ہے وہ فتنوں اور انتشار و افتراق میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں

کو یہی حکم فرمایا ہے کہ وہ قرآنِ کریم میں غور و تدبر اختیار کریں ۔ یہی فوز و فلاح کا راستہ ہے ۔ قرآن نے اُمّتِ مسلمہ کے تمام افراد کو ایک دوسرے سے محبت و اخوّت کے پاکیزہ رشتے سے منسلک کر دیا ہے ۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام حیاتِ طیبہ قرآن کی عملی تفسیر ہی تو ہے ! آپ علیہ السّلام نے یہی قرآن اپنے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سینوں میں اتارا تو وہ قیامت تک کے انسانوں کے لئے اتباعِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونۂ کامل بن گئے ۔ اسی قرآن پر عمل کرنے کی بدولت اللہ جل شانہٗ نے ان سب سے حسنِ آخرت کا وعدہ فرمالیا پھر اِس سے بڑا اعجاز اور کیا ہو سکتا ہے کہ اللہ خود فرمائیں کہ " میں نے ان کے دلوں میں ایمان کو مزیّن کر دیا "

شاہ جی نے کہا کہ آج ہم جن حالات سے دوچار ہیں یہ سب قرآن کریم سے بغاوت ، سنتِ رسول علیہ السلام سے انحراف اور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقام و منصب کو فراموش کرنے کا نتیجہ ہے ۔ یہ اللہ کا عذاب نہیں تو اور کیا ہے ؟ کہ آج مسلمان مسلمان کو قتل کر رہا ہے ۔ سندھ میں مسلمان کے ہاتھوں مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں اس نے انسانیت کے تمام تقاضوں کو پامال کر دیا ہے ۔ قوم نے قرآن کو چھوڑا تو پھر لادین جمہوری نظام کے ظلم و استبداد کا شکار ہو گئی ۔ دینِ فطرت کو نظر انداز کیا تو خلافِ فطرت نظام کی اسیر ہو کر رہ گئی ۔ باحیا ، شریف ، غیرت مند اور سچے مسلمان رہنماؤں کی تذلیل کر کے انہیں دھتکارا تو چوروں ، ڈاکوؤں اور زانیوں ، شرابیوں کی حکومت کے غلام ہو کر رہ گئے ۔ اسلام کے نام پر ملک بنا کر اسلام سے انحراف کیا تو اپنی عزت اور شناخت کھو گئے ۔ اپنا مشرقی بازو ہار گئے ۔ سید عطاء المؤمن بخاری صاحب نے فرمایا کہ توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے ۔ اگر آج بھی ہم سچے دل سے توبہ کر کے اللہ کی نصرت طلب کریں تو اس کا وعدہ ہے کہ وہ ایسے لوگوں کی مدد کرتا ہے ۔ یہ وقت بڑا نازک ہے حالات کی سنگینی ، قتل و غارت گری ، اور پریشان حالی کا ایک ہی حل ہے کہ قرآن کریم میں غور و تدبّر ، سنتِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مقامِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے تحفّظ کے لئے بیدار ہو جانا چاہیئے ۔ بنیادی عقائد کے تحفظ کے لئے جدوجہد تیز کر دینا چاہیئے ۔ اور اپنی سیرتوں کو اسوۂ حسنہ سے ہم آہنگ کرنے کی محنت کرنی چاہیے ۔ جب تک مسلمانوں میں دین کے اظہار کے لئے جرأت و بے باکی اور جذبۂ جہاد پیدا نہیں ہوتا موجودہ پستی سے نجات ممکن نہیں ۔ اب تو بہر حال طاقت کا استعمال ضروری ہو گیا ہے ۔

جب بے دین باطل کے اظہار میں بے خوف ہو گیا ہے ۔ تو دین والوں کو نام نہاد رواداری اور معذرت خواہانہ رویّوں کو بہر صورت ترک کر دینا چاہیے ۔ کیونکہ یہ رواداری بے غیرتی کا دوسرا نام ہے ۔ مسلمان جب تک ایمان و عقائد کے معاملہ میں ایک سچے بنیاد پرست مؤمن کا کردار ادا نہیں کریں گے ملک کے باطل اور کفریہ جمہوری نظام میں تبدیلی نہیں آسکتی ۔

وضاحت ۔ تبصرہ

عزیز مکرم سید کفیل بخاری صاحب!

فقیر کا جو طویل مضمون بعنوان "جاہلانہ وضاحت کی عالمانہ وضاحت" ماہنامہ نقیب ختم نبوت بابت ماہ جون ۹۰ء میں چھپا، اس میں کچھ اداراتی اور کتابتی اغلاط آگئی ہیں۔ جن کی اصلاح بے حد ضروری ہے۔ مثلاً ۔ اس مضمون کے ص۱۱ اور ص۳۶ میں کسی غلط فہمی کی وجہ سے یوں لکھا گیا کہ ......

"یہ مضمون حضرتِ اقدس مولانا خان محمد صاحب دامت معالیہم کے حکم خاص اور ارشاد پر لکھا گیا"

لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرتِ اقدس نے اس مضمون کے متعلق فقیر کو ایک حرف بھی ارشاد نہیں فرمایا۔ حضرتِ اقدس کا ارشاد تو ایک اور امر واقعہ کے لئے تھا کہ ۔۔۔ "شاہ صاحب کی مکمل امداد کریں ۔۔۔" اس لئے یہ وضاحت فوراً شائع کر دیں ۔ اور کتابتی اغلاط کی تصحیح بھی ضرور شائع کریں۔

جولائی کے "نقیب ختم نبوت" میں شاہ بلیغ الدین صاحب کا مضمون عمدہ ہے ۔ اسی شمارہ میں غزوہ قسطنطنیہ پر مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحب کی عبارت امارتِ یزید کے متعلق پھسپھسی ہے ۔ جب متنِ بخاری میں .... ویزید بن معاویۃ علیھم بارض الروم .....
اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں فانہ (یزید) کان امیر ذالک الجیش بالاتفاق ..... لکھ دیا ہے تو پھر یہ پھسپھساپن محض "حسنِ ظنیت" ہے ۔

عطاء المحسن شاہ صاحب سے سلام عرض کر دیں ۔

والسلام
فقیر محمد شمس الدین عفی عنہ
از درویش ڈاک خانہ ہری پور ہزارہ